شریعت وطریقت

مولانا محمد حنیف جالندھری صاحب، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ

الحمدللہ و سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

روئے زمین پر حق تعالیٰ شانہ کی مخلوق کروڑوں اربوں کی تعداد میں موجود ہے، تمام مخلوقات میں انسان عزت وشرف میں ممتاز ہے، تمام انسانوں میں ایک مؤمن کی قدر ومنزلت سب سے بڑھ کر ہے، اہل ایمان میں اہل علم کا مرتبہ بلند تر ہے، اور اہل علم میں اصحاب عمل اور ارباب تقویٰ کی شان اور عزت سب سے نرالی ہے۔

اربابِ مدارس و جامعات کو اللہ تعالیٰ نے تعلیم و تدریس کی گراں قدر نعمتوں سے نوازا ہے، اگر وہ اس کے ساتھ تقویٰ، ورع، عبادت، ذکراللہ اور مشتبہات سے احتراز کو اپنا شعار بنالیں تو ان شاء اللہ العزیز دنیا و آخرت میں اطمینان و عافیت اور مسرت سے ہم کنار ہوں گے، صالحین اپنے تقویٰ کی برکت سے مرنے کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں اور ان کے اسی تقویٰ کی برکت سے ان کی اولاد و خاندان کو بھی اللہ تعالیٰ دنیا میں محفوظ رکھتے ہیں۔

تعلیم وتدریس کے مقدس عمل سے وابستہ حضرات کو خواہش نفس، حب مال، شبہات میں ڈالنے والے امور اور ناتجربہ کاری سے کسی کام میں ہاتھ ڈالنے سے احتراز کرنا چاہیے، یہ تمام چیزیں وقارِ علم کے خلاف ہیں، شیخ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ بڑے بزرگ اور بڑے عالم گزرے ہیں، اولیاء کبار میں شمار ہوتے ہیں، ان کے عارفانہ اقوال اور حکیمانہ مواعظ بے شمار کتابوں میں محفوظ ہیں۔

وہ فرماتے ہیں: میں نے چار ہزار اقوال اور نصیحت آموز باتوں میں سے تربیت مخلوق اور اصلاح قلوب کے لیے چار باتوں کا انتخاب کیا ہے۔ یہ چاروں تربیت واصلاح کے لیے اصول وبنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں، یہ چاروں باتیں مضمون ومفہوم کے لحاظ سے نہایت جامع وکامل ہیں۔

شیخ شفیق بلخیؒ فرماتے ہیں: اخرجت من اربعة آلاف حديث اربعمائة حديث و اخرجت من اربعمائة حديثٍ اربعين حديثاً و اخرجت من اربعين حديثاً اربعة احاديث۔ یعنی میں نے چار ہزار اقوال حسنہ سے چار سو اقوال منتخب کیے، پھر ان چار سو میں سے چالیس کا انتخاب کیا، پھر ان چالیس میں سے چار کا انتخاب کیا۔

شفیق بلخیؒ فرماتے ہیں کہ وہ منتخب چار اقوال یہ ہیں جو اصول اور بنیاد کا درجہ رکھتے ہیں اور اصلاح مخلوق، تربیت قلوب اور دعوت الی اللہ کے لیے مدار ہیں:

اولھا لاتعقد قلبك مع المراة فانها اليوم لك وغداً لغيرك فان اطعتها ادخلتك النار۔

پہلی بات یہ ہے کہ تو اپنے دل کو عورت کے ساتھ نہ باندھ یعنی اس کے ساتھ شدید محبت اور حد سے زیادہ دلی وابستگی پیدا نہ کر، کیونکہ معشوقہ عورت اگر آج تیری ہے تو ممکن ہے کہ کل کسی اور کی ہو جائے اور اگر تو ہر بات میں عورت کی اطاعت کرے گا تو وہ تجھے جہنم میں داخل کر دے گی۔

والثاني لاتعقد قلبك مع المال فان المال عارية اليوم لك وغداً لغيرك ولا تتعب نفسك بما لغيرك فان المهنا لغيرك والوزر عليك وانك اذا عقدت قلبك بالمال منعته من حق الله تعالىٰ ودخل فيك خشية الفقر واطعت الشيطان۔

دوسری بات یہ ہے کہ تو اپنے دل کو مال کے ساتھ نہ باندھ یعنی مال کے ساتھ قوی تعلق پیدا نہ کر، کیونکہ مال ایک عاریہ یعنی مانگی ہوئی چیز ہے، آج اگر تیرے پاس ہے تو کل وہ مال کسی اور کے پاس ہوگا اور ایسی چیز کے حصول کے لیے اپنے آپ کو نہ تھکا جو کسی غیر کے لیے ہو، کیونکہ اس صورت میں خوشی اور مسرت غیر کے لیے ہوگی اور بوجھ اور تھکاوٹ تیرے حصے میں آئے گی، جب مال کے ساتھ تیری قلبی وابستگی پیدا ہو جائے گی تو وہ مال تجھے حقوق اللہ کی ادائیگی سے روک دے گا، نیز تیرے اندر بھوک کا خوف داخل ہو جائے گا اور تو شیطان کی اطاعت کرنے لگے گا۔

والثالث اترك ماحاك في صدرك فان قلب المومن بمنزلة الشاهد، يضطرب عند الشبهة ويهرب من الحرام ويسكن عندالحلال۔

تیسری بات یہ ہے کہ جو چیز مشتبہ ہونے کی وجہ سے تیرے دل میں کھٹکے اس کو ترک کر دے، کیونکہ مؤمن کا دل بمنزلہ گواہ ہے کہ وہ مشتبہ چیز کے استعمال کے وقت پریشان اور مضطرب ہوتا ہے اور حرام کام سے بھاگتا ہے اور حلال کام سے اسے سکون ملتا ہے۔

والرابع لاتعمل شيئاً حتى تحكم الاجابة (تنبيه الغافلين ص۸۱)۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اس وقت تک کوئی کام نہ کر جب تک تو اس کام کا اچھی طرح ماہر نہ ہو جائے اور اس کی مکمل تیاری نہ کر لے۔

شیخ بلخیؒ کا یہ کلام از قبیل وعظ واصلاح ہے اور اس سے چار اہم اور اصولی باتیں مراد ہیں جو عوام وخواص کی اصلاح اور سالکین ومریدین کی تربیت کے سلسلے میں اصول اور بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ شیخ بلخیؒ کی ان چار اصولی باتوں میں سے ایک یہ ہے کہ دنیا اور مال ودولت کی محبت کامل مؤمن کی شان کے خلاف ہے۔ یہ مال ودولت فانی ہے، دنیا بھی فانی ہے، انسان بھی فانی ہے۔ دنیا کی مسرتیں بھی فانی ہیں، پس کامل مؤمن وہ ہے جس کے دل میں خدا اور رسول کی محبت ہو، مدارسِ دینیہ میں تعلیم وتعلم سے وابستہ حضرات کا صرف صاحب علم ہونا کافی نہیں بلکہ صاحب عمل، صاحب محبت اور صاحبِ تقویٰ ہونا بھی ضروری ہے، مدارس کو محض دانش گاہیں نہیں بلکہ خانقاہیں بھی ہونا چاہیے، جہاں علم کی روشنی کے ساتھ عمل کی حرارت بھی میسر ہو، ہمارے اسلاف علم وعمل اور شریعت وطریقت کے جامع تھے۔

اہل مدارس سے میری درخواست ہے کہ وہ جس طرح علم کے فروغ واشاعت کے لیے کوشاں ہیں، دن رات اس کی فکر کرتے ہیں، اسباب و وسائل مہیا کرتے ہیں۔ بہترین اور ذی استعداد اساتذہ کا انتخاب کرتے ہیں، اسی طرح انہیں زہد وتقویٰ اور عمل کو بھی اہمیت دینی چاہیے، اس کے لیے فکر کی جائے، خصوصی مجالس کا انعقاد ہو، صاحب نسبت بزرگوں کے مواعظ کا اہتمام ہو، طلبا کو اطاعتِ حق پر ملنے والے انعامات اور معصیت ونافرمانی کے وبال سے آگاہ کیا جائے، حق تعالیٰ شانہ ہم سب کو اپنی رضا اور محبت والی زندگی نصیب فرمائیں۔ آمین۔